عبد الرشید ارشد

افغانستان پر اقوام متحدہ کی پابندیاں اور امت مسلمہ

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کے مذکورہ شعر کو یہاں لکھ کر اپنی بات شروع کرنے کا مطلب خدا نخواستہ یہ نہیں ہے کہ ہم افغانستان کا جرم ضعیفی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ افغان عوام اور ملا محمد عمر کی حریت فکر، سرفروشی اور حمیت و جرأت کو ہم سلام پیش کرتے ہیں کہ ان کا عزم، ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا (وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اپنی بات پر ایمان کی استقامت کا ثبوت فراہم کردیا) والا عزم ہے اور جب عزم و ایمان کی یہ کیفیت ہو جائے تو فلک سے پیغام آتا ہے اور یہ پیغام مقرب فرشتے لاتے ہیں، تتنزل علیھم الملئکۃ الاتخافوا ولا تحزنوا فرشتے ان پر نازل ہو کر کہتے ہیں نہ خوف کرو نہ رنجیدہ ہو، نحن اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرہ ہم اس دنیا میں اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

اللہ کا یہ فرمان جدیدیت کے مارے انسان کو سمجھ نہیں آتا مگر یہ اٹل حقیقت ہے۔ کہ مسلمان کی حقیقی قوت کا اصل سرچشمہ قرآن ہے۔ اس پر بطور شہادت حضرت عمرؓ کا یہ فرمان ہی کافی ہے کہ ہم نبی آخرالزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے قبل سینۂ دھرتی کا بوجھ تھے، ہر برائی کے ساتھ ذلیل ترین مخلوق تھے کہ ہمارے رب نے ہم پر احسان فرمایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں قرآن سے نوازا پھر اس کو سینے سے لگانے کی توفیق بخشی تو سینۂ دھرتی پر عظمت ہر عزت ہمارا مقدر ٹھہری"۔ قرآن حکیم خود بھی تو یہی ارشاد فرماتا ہے ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم ویُبشر المومنین الذین یعملون الصالحات ان لھم اجراً کبیراًہ - یعملون الصالحات اور یبشر المومنین کا عملی مشاہدہ خلافت راشدہ کے دور میں جھانک کر دیکھا جاسکتا ہے۔ اس پر مستزاد اجر آخرت بھی ہے۔

جنہوں نے جس جس دور میں قرآن جس قدر تھاما اُسی قدر ان کا عروج و استحکام تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔ اور اس کے برعکس جہاں جہاں جس قدر کمی اور کمزوری رہی وہاں اسی مناسبت سے زوال و رسوائی مقدر ہونا بھی تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔ انسانی تاریخ سے کوئی ایک مثال سامنے نہیں لائی جاسکتی کہ آفاقی تعلیمات کلام الٰہی پر ایمان کے زبانی دعوے اور عملی انحراف کے بعد کوئی امت عروج حاصل کرسکی ہو یا اپنے عروج کو مستحکم دیکھ سکی ہو البتہ یہ گواہی ہر کسی کے سامنے ہے کہ کافر اگر اپنے کفر میں سچا اور کھرا ہے اپنے کفر کے معاملے میں منافق نہیں، تو عروج و استحکام اس کا مقدر بنا۔ گویا اللہ تعالیٰ کو منافقت پسند نہیں ہے اور اسی لئے منافق ٹولے کے لئے فرمادیا کہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار. (منافق گروہ جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں ہوگا)

یہود و نصاریٰ کی لونڈی اقوام متحدہ U N O نے یہود کے لونڈے امریکہ کے کہنے پر کبھی لیبیا پر پابندیاں عائد کیں تو کبھی عراق کے عوام پر ایسے مکروہ فیصلے کی زد پڑی اور آج افغانستان اس کا شکار ہے۔ بھارت اور

اسرائیل جو کچھ کرلیں یو این او اور اس کی سلامتی کونسل کی ہر قرار داد کو اس کے منہ پر دے ماریں، تو بھی ان پر کسی پابندی کا حکم صادر نہیں ہو سکتا کہ امریکہ ہو یا روس دونوں ہی بلکہ فرانس اور برطانیہ بھی یہود کے لیے پاکٹ ہیں اور ویٹو کے ہتھیار سے مسلح ہیں۔ پھر یہ بھی کہ یہود ہی تو اقوام متحدہ کے "خالق" ہیں اور مخلوق "خالق" کے مقابلے میں آئے یا بغاوت کرے کیسے ممکن ہے؟

1896ء کے ہندوستان میں طاعون پھیلنے کے ایام میں یہودی ڈاکٹر (Haffkins) ہفکنز نے جو طاعون کی وبا کے دوران مدد کیلئے آیا تھا آغا خان سے تعلقات استوار کر کے انہیں بطور سفیر ترکی کے سلطان عبدالحمید کے پاس برائے سفارش بھیجا کہ سلطان یہود کی آبادی کے لئے فلسطین میں قیمتاً اراضی ان کے ہاتھ فروخت کر دے۔ زیرک سلطان نے ٹکا سے جواب دیا جس پر یہود بھنا اٹھے۔

ارض فلسطین میں حصول ارضی کی ناکامی کے بعد انہوں نے 1905 میں عالمی جنگ کا منصوبہ بنایا جس میں طے کیا گیا کہ

*عالمی جنگ ہوگی جس میں برطانیہ لازماً حصہ لے گا

*ترکی کو برطانیہ کے خلاف ہر حال میں صف آرا کیا جائے گا

*ترکوں کو ہر حال میں شکست سے دوچار کیا جائے گا

*اقوام متحدہ (Leage of Nations) تشکیل دی جائے گی، اور یوں

* برطانوی راج کی سرپرستی میں ارض فلسطین میں اسرائیلی ریاست قائم کی جائے گی

تاریخ سے آگاہی رکھنے والے جانتے ہیں کہ عملاً ایسا ہی ہوا۔ ترکی کو شکست بھی ہوگئی۔ اسرائیل کی آزاد ریاست برطانیہ کی چھتری تلے وجود میں آگئی اور بعینہ اسی طرح دیر آید درست آید اقوام متحدہ (UNO) بھی بن گئی بلکہ اس سے بھی بہت آگے کہ یہود کے مقاصد کی تکمیل کے لئے کئی ذیلی ادارے بھی معرض وجود میں آئے۔ اب UNO یہود کے مفادات کا تحفظ کیوں نہ کرے۔ یہود بڑے اعتماد سے یہ کہتے ہیں کہ UNO ہماری مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ، کوئی معاہدہ کرنے کی پوزیشن میں ہے ہی نہیں:

* "..... حد تو یہ ہے کہ اقوام عالم کا اتحاد UNO ہماری آشیر باد کے بغیر کوئی معمولی سے معمولی معاہدہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے"۔.....* (Protocols5/5)

اسی جمعیت اقوام کے سلسلے میں علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔ اور بجا فرمایا تھا کہ آج کی UNO ابلیس کے تعویذ کے سہارے سلامت ہے۔

ممکن ہے یہ داشتۂ پیرک افرنگ ابلیس کے تعویذ سے کچھ روز سنبھل جائے

جمعیت اقوام کو سہارا دینے والا ابلیس یہودی ہے اور تعویذ پانچ بندروں کے ہاتھوں میں ویٹو کی ماچس ہے کہ اس کے ذریعے جسے چاہتے ہیں بھسم کرتے جارہے ہیں۔ اس ویٹو کے ہتھوڑے کی ضرب سے خائف وہ بھی ہیں جنہیں اُن کے رب نے صرف اسی سے خائف رہنے کا حکم دیا تھا جسے شاعر مشرق نے یوں بیان فرمایا تھا۔

یہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

مگر چشم فلک دیکھتی ہے کہ معاملہ اس کے برعکس ہے کہ بیشتر مسلم راہنما کبھی امریکہ بہادر کے سامنے جھکے ہیں تو کبھی برطانیہ اور فرانس یا روس کے ایوانوں میں عطار کے لونڈے سے دوا لینے حاضر ہوتے ہیں۔ یاسر عرفات کو اس

کی بد ترین مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔

مسلمان کے رب نے، جو ہر کافر و مشرک کا بھی رب ہے اور ہر ایک کی فطرت سے واقف ہے کہ وہی سب کا خالق ہے، ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو اپنی محکم کتاب میں ہدایت دی کہ...... یہود و نصاریٰ تمہارے دشمن ہیں ان کو دوست مت بنانا۔ اہل ایمان تمہارے بھائی ہیں اور دیوار میں جڑی اینٹوں کی مانند ہر ایک دوسرے کی قوت ہے۔ کبھی باہم ناراضی ہو تو بھائیوں میں صلح کرادو۔ مظلوم کا ساتھ دو اور ظالم کا ہاتھ روکو۔ حقوق اللہ سے اہم حقوق العباد ہیں ان سے غافل نہ ہونا۔

اقوام متحدہ میں کم و بیش ایک تہائی ممبران مسلمان کہلوانے والے ہیں۔ لیبیا کے خلاف پابندیاں لگیں کوئی احتجاجاً اجلاس سے باہر نہ آیا، عراق کے حکمران کی سزا عراقی عوام کا مقدر بنی کسی کے کان پر جوں نہ رینگی، سوڈان پر امریکی بدمعاشوں نے غنڈہ گردی کی، کم و بیش سبھی منقار زیر پر ہے، افغانستان پر میزائل داغے گئے کہیں سے مؤثر آواز بلند نہ ہوئی اور آج افغانستان پر پابندیاں لگیں تو کسی مسلمان حکمران کو یہ کہنے کی توفیق نصیب نہیں کہ ہم انہیں تسلیم نہیں کرتے۔

کیا کسی نے کبھی سوچا کہ مذکورہ ممالک کا جرم کیا ہے۔ خصوصاً اسرائیل اور بھارت کے مقابلے میں، جرم صرف اور صرف اسلام ہے اور **الکفر ملۃ واحدہ** دو تہائی کفر کھل کر کافر کی سرپرستی کر رہا ہے مگر "حاملین قرآن" جو مسلمان کہلواتے ہی نہیں اپنے اسلام پر فخر کرتے ہیں۔ مظلوم مسلمان بھائی کی حمایت کرتے ڈرتے ہیں کہ آقا ناراض ہو جائیں گے۔

بقول علامہ اقبال آج افغانستان کے خلاف امریکہ کی شہ پر برطانیہ فرانس اور روس کی تائید کے ساتھ انتقامی کارروائی صرف اسی لئے تو ہو رہی ہے کہ:

افغانیوں کی غیرتِ دین کا ہے یہ علاج ملا کو ان کے کوہ و دمن سے نکال دو

یہ ملا خواہ اسامہ بن لادن ہو یا ملا عمر ہو۔ آج یہ غیرت و حمیت دین کی علامت ہیں اور یہی یہود و نصاریٰ کے گلے کی پھانس ہے۔ کفر اسلام سے لرزاں ہے۔ مسلمان سے خوف زدہ نہیں ہے۔ اسے ڈر ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں خالص اسلام نافذ ہو گیا اور اقوام عالم نے اس دور میں اس کی عملی زندگی میں برکات کو دیکھ لیا تو ہماری ریت کا گھروندا خود بخود مسمار ہو جائیگا۔ لہذا انتہائی جھلاہٹ کے عالم میں، پھیلتی روشنی سے خائف وہ دیا (Source of Light) گل کرنے کے درپے ہیں اور دکھ کی بات یہ ہے کہ ان کی پھونکوں کے ساتھ روشنی کے محافظوں کی پھونکیں بھی ہیں۔

پابندیوں کے اعلان کے نفاذ کے ساتھ ہی مجاہد ملا محمد عمر کا یہ فرمان اخبارات کی زینت بنا کہ امریکہ اور اس کے حواری موالی افغانستان پر ایٹم بم بھی گرالیں، جب تک ایک افغان بھی باقی ہے نہ اسامہ کو کسی کے حوالے کریں گے اور نہ ہی کسی کے آگے جھکیں گے کہ ہم صرف اللہ واحد لاشریک کے سامنے جھکنے والے ہیں۔

افغان باقی، کہسار باقی! الحکم للہ! الملک للہ!

اور

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی یا بندۂ صحرائی یا مرد کوہستانی

گلوبل ولیج کی گلوبل فیملی اس حقیقت پر گواہ ہے کہ مبینہ سپر پاور روس نے اپنے زرخرید ضمیر فروش ایجنٹوں کے ذریعے ایک عرصہ تک افغانستان کے عوام کو محکوم بنائے رکھا تھا مگر وہ بھول گیا کہ:

گرم ہو جاتا ہے جب محکوم قوموں کا لہو
تھر تھراتا ہے جہانِ چار سو رنگ و بو

پاک ہوتا ہے ظن و تخمین سے انسان کا ضمیر
کرتا ہے ہر راہ کو روشن چراغِ آرزو

وہ پرانے چاک جن کو عقل سی سکتی نہیں
عشق سیتا ہے انہیں بے سوزن و تارِ رفو

ضربت پیہم سے ہو جاتا ہے آخر پاش پاش
حاکمیت کا بتِ سنگیں دل و آئینہ رو

روسی استعمار کا بت یوں پاش پاش ہوا کہ روسی حاکمیت کے زیر نگیں تمام ریاستیں آزاد ہو گئیں اور کیمونزم کا سورج گہنا گیا۔ اقوامِ متحدہ کی تشکیل کا مقصد وحید نصاریٰ کے تعاون سے یہود کے مفادات کی پاسبانی اور ان کے دشمنوں کی سرکوبی ہے اور یہود و نصاریٰ کا دشمن واحد اسلام ہے جس کا برملا اقرار، افغانستان میں روسی سحر ٹوٹنے کے بعد، امریکی صدر کر چکا ہے۔ لہٰذا یو۔ این۔ او یا اس کی سلامتی کونسل اور اس کے دیگر ذیلی اداروں کے غیر مسلم کارندوں سے ہمیں کوئی گلہ نہیں ہے کہ وہ اپنے طے شدہ مشن کی تکمیل کے لئے کوشاں ہیں اور جس کا انہیں حق بھی ہے کہ چیونٹی بھی جب خطرہ محسوس کرتی ہے کاٹتی ہے۔ اسلام کے خطرہ، سے ''تحفظ'' ان کی بقا کا راز ہے۔

ہم اگر انگشت بہ دنداں ہیں تو سحرزدہ مسلم حکمرانوں کے روّیہ پر جو اقوام متحدہ کی ہر مسلم دشمن قرار داد پر ''ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدن'' کی تصویر بنے دیکھے جاتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ نے سب کو بینا ٹائز کر دیا ہے۔ ورنہ ایک تہائی قوت، جو وسائل سے بھی مالا مال ہے، افرادی قوت اور صلاحیتوں کے اعتبار سے بھی کسی سے پیچھے نہیں ہے، ایک بلاک کی صورت میں سینۂ دھرتی پر اپنا وجود رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا مشروط وعدہ بھی اس کا سرمایہ ہے یوں خاموش رہے، بے بس ہو، سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ یہ رویہ شاید اس خوف کے سبب ہے کہ یہود و نصاریٰ کی سرپرستی پر کامل یقین ہے، اعتماد ہے کہ وہ عراق کے خلاف کویت اور سعودیہ میں چھاؤنی بنا کر مستقل تحفظ کا یقین دلا چکے ہیں اور (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ ضمانت نہ دے سکے۔ الحمدللہ ملت مسلمہ، ماسوائے حکمران طبقہ کے، غیرت مند بھی ہے، باحمیت بھی ہے اور اللہ کی نصرت پر ایمان بھی رکھتی ہے، مگر حکمرانوں نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ رکھے ہیں جس طرح حکمرانوں کے ہاتھ پاؤں یو این او اور اس کی سلامتی کونسل نے IMF کی رسی سے باندھ رکھے ہیں۔ حکمران طبقہ خارجی آقاؤں کے حکم پر میڈیا کے ذریعے بتدریج مسلمانوں کے دلوں سے اسلام خارج کرنے میں مصروف ہے حکمران بھی اسی میں عافیت جانتے ہیں کہ عوام عیاشی کی طرف مائل ہو جائیں تو ان کے اقتدار کو لاحق ''بیداری'' کا خطرہ ٹل جائیگا۔

حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری پر پی۔ ایچ ڈی کی رجسٹریشن

بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان شعبۂ اردو سے محمود الحسن اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج سول لائنز ملتان پی۔ ایچ۔ ڈی کی رجسٹریشن بعنوان ''اردو ادب و خطابت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ'' ہو گئی ہے جن اصحاب کے پاس مندرجہ بالا عنوان سے متعلق مواد ہو تو مطلع فرمائیں راقم استفادہ کے لئے خود حاضر ہو گا اور اگر متعلقہ مواد کی فوٹو کاپی ارسال فرمادیں تو اس کے جملہ مصارف راقم برداشت کریگا۔

رابطہ: پروفیسر محمود الحسن قریشی معرفت دربنی ہاشم مہربان کالونی ملتان